

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کی مدنی بہاریں

بداطوار شخص

عالم کیسے بنا؟

(اور دیگر 8 مدنی بہاریں)



علم باعثِ شرف ہے

نبیِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد سے قبل نہ صرف عرب بلکہ ساری دنیا میں جہالت کا دَور دَورہ تھا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثتِ مبارکہ سے پہلے دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف قومیں اگرچہ اپنی جرأت و شجاعت، تہذیب و ثقافت، جُود و سخاوت اور دیگر امورِ معاشرت میں اپنی مثال نہیں رکھتی تھیں مگر صرف علم کا فُقدان اُن کی ہر خوبی کو دَاغدار کیے ہوئے تھا کیونکہ ان کی تمام تر خوبیوں کا مدار اپنی عزّت و وَجاہت کو بڑھانے، لوگوں پر اپنی دَھاک بٹھانے اور دوسروں کو نیچا دکھانے پر ہوا کرتا تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر خون کی ندیاں بہانا، عورتوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھنا، بزورِ طاقت لوگوں کے اَموال پر ناحق قبضہ کرلینا ان کے شب و روز کے عام معمولات کا حصہ ہوا کرتا تھا۔ ان کے نزدیک خواہشات کی تکمیل ہی کا دوسرا نام زندگی تھا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے مُکَرَّم و مُعَظَّم نبی، سَیِّدُ المرسلین، خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بنی آدم کی کشتی پار لگانے اور انہیں مقصدِ حیات سے آشنا کرنے کے لیے اس بزمِ انسانیت میں رونق افروز فرمایا اور اس کا آغاز بھی حصولِ تعلیم کے حکم سے شروع فرمایا چنانچہ انسان کی فلاح و بہبود کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تقریباً 23 سال جو وحی نازل ہوئی ہے اس کی ابتدا ''اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ'' ترجمۂ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے

جس نے پیدا کیا'' جیسی عظیم آیت سے ہوئی۔ جس سے علم کی اَہمیت و اِفادیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اسلام نے امیر وغریب، رنگ ونسل اور ہر طبقاتی اِختلاف کو بالائے طاق رکھ کر ہر شخص کو علمِ دین حاصل کرنے کا حکم فرمایا تاکہ اس کے ثَمَرات سے ہر ایک مُستَفِیض ہو سکے اور مقاصدِ شریعت کو جان سکے۔ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حصولِ علمِ دین کے فضائل بیان فرمائے تاکہ لوگ اس کے حصول کی طرف رغبت کریں چنانچہ،

حضرت سیّدنا عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا ارشاد فرماتے ہیں: ایک ساعت (گھڑی) علم حاصل کرنا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے اور ایک دن علم حاصل کرنا تین مہینے کے روزوں سے بہتر ہے۔ (کنز العمال، کتاب العلم، الباب الاول فی الترغیب فیه، الجز: ۱۰، ۰/ ۵۷، حدیث:۲۸۶۵۲) حضرت سیّدنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص علمِ دین حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنّت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور بے شک فِرِشتے طالبِ علم کی رِضا کے لئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔ بیشک عالم کے لیے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور (یہاں تک کہ) پانی میں موجود مچھلیاں بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر (کہ اس رات ستارے چاند کی

چمک دمک کے سبب ماند پڑ جاتے ہیں) اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب العلم ، الفصل الثانی، ۶۲/۱، حدیث:۲۱۲) حضرت سیِّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم کی طلب کے لیے (اپنے گھر سے) نکلا تو جب تک وہ لوٹ نہ آئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب العلم ، الفصل الثانی، ۶۳/۱، حدیث: ۲۲۰)

حضورِ پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی فروغِ علمِ دین کی سنّت پر ہر دور میں ائمہ ، مجتہدین، اولیائے کاملین اور سَلَف صالحین گامزن رہے اور جہالت کی گھپ اندھیری وادیوں کو بُقعۂ نور (روشن مقام) بناتے رہے چنانچہ سَلَف صالحین کے اس طریقے کو اِختیار فرماتے ہوئے دورِ حاضر یعنی پندرھویں صدی کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے بھی علمِ دین کے مختلف ذرائع مُتعارَف کرائے اور اہلِ اِسلام کو حصولِ علمِ دین کے مواقع مُہیّا فرمائے ان میں مدنی قافلہ کورس، تربیتی کورس، فرض علوم کورس، مُدرِّس کورس، امامت کورس کے ساتھ ساتھ 8 سالہ عالم کورس (درسِ نظامی) اور تَخَصُّص فی الفنون والفقہ جیسے عظیم الشان کورسز بھی شامل ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی شب وروز کی انتھک محنت اور اسلام سے حقیقی

محبت کے نتیجے میں معارضِ وجود میں آنے والی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص فضل وکرم اور حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاص نظرِ عنایت سے دن بدن ترقیوں کے زینے طے کرتی جارہی ہے جس کے نتیجے میں اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی دنیا کے تقریباً 200 ممالک میں اپنا پیغام پہنچانے کے ساتھ ساتھ 94 سے زائد شعبہ جات میں اپنی خدمات سرانجام دینے میں مصروفِ عمل ہے۔ ان مُتعَدَّد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مجلس کا قیام بھی ہے جس کے تحت نہ صرف پاکستان بھر میں بلکہ بیرونِ پاکستان بھی فروغِ علمِ دین کے لیے **جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ** کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جہاں سے بے شمار اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں قران وحدیث، فقہ وتفسیر اور دیگر علوم وفنون سے اپنے باطن کو منوّر کرتے اور سنّتوں کی راہ اپناتے ہوئے ایک مُصْلِحِ اُمّت کی حیثیت سے اسلام کی تعلیمات عام کرنے کے لئے کوشاں ہو جاتے ہیں۔ اس سے نہ صرف گناہوں بھری زندگیوں میں مدَنی انقلاب برپا ہوتا بلکہ تشنگانِ علم کی پیاس بجھنے کا سامان بھی ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر سال سینکڑوں کی تعداد میں مدَنی عُلَما **جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ** سے فارغ ہو کر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مبارک ہاتھوں سے اپنے سر پر دستارِ فضیلت سجواتے ہیں اور پھر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدَنی مقصد کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی

کوشش کرنی ہے'' کے عظیم مشن کی تکمیل میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر دین و دنیا کی بھلائیوں کو اکٹھا کرنے میں مصروفِ عمل ہو جاتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ جامعات کی اہمیت کے پیشِ نظر ارشاد فرماتے ہیں: ''میری خواہش ہے کہ ہر گلی ہر کوچے میں **جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ** کا قیام عمل میں لایا جائے۔'' آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش ہے کہ دعوتِ اسلامی کے تمام تر شعبہ جات و مدنی کام دعوتِ اسلامی کے مدنی عُلماء کی زیرِ نگرانی ہوں۔ ان **جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ** میں آنے کے سبب جن لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوئے یا وہ زیورِ علم سے آراستہ ہو گئے یا ان کی گناہوں کی عادات دور ہوئیں، اُن اسلامی بھائیوں نے اپنی مدنی بہاریں اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ امیرِ اہلسنّت کو ارسال فرمائی ہیں۔ ترغیب کے لئے چند مدنی بہاریں نوک پلک سنوارنے کے بعد پیشِ خدمت ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے مدنی اِنعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ ﴿دعوتِ اسلامی﴾ **شعبہ امیرِ اہلسنّت**

١٤ جُمادَی الاُولیٰ ١٤٣٥ھ بمطابق 16 مارچ 2014ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کے تحریری گلدستے ''باحیا نوجوان'' میں منقول ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''جو شخص صبح وشام مجھ پر دس دس بار دُرود شریف پڑھے گا بروزِ قیامت میری شَفاعت اُسے پہنچ کر رہے گی۔'' (الترغیب و الترھیب، ۲۶۱/۱، حدیث:۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿1﴾ بَداَطوار شخص عالِم کیسے بنا؟

ضیاء کوٹ (سیالکوٹ، پنجاب) کے علاقے نِکا پورہ کے اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے: انتہائی شرمندگی کے ساتھ میں یہ تحریر کر رہا ہوں کہ جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ میں داخلہ لینے اور دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل میں مختلف گناہوں کے مرض میں مبتلا تھا۔ دنیائے ناپائیدار کی محبت میں ایسا گرفتار تھا کہ نماز روزے کی ادائیگی کا کوئی خیال ہی نہیں تھا۔ ماں

باپ کی نافرمانی کے جرمِ عظیم پر ہی بس نہ تھا بلکہ ان کی دل آزاری کرنے کے ہولناک جرم کا بھی عادی تھا۔ بُرے دوستوں کی صحبت، پینٹ شرٹ میں ملبوس رہنے کی عادت اور راہ چلتی لڑکیوں کو چھیڑنے کی گندی خصلت بھی میری رگ رگ میں بس چکی تھی۔ اس کے علاوہ مَعَاذَ اللّٰہ داڑھی شریف بھی منڈواتا تھا اور کئی دیگر اخلاقی و معاشرتی برائیوں کا بھی شکار تھا۔ میں اپنی بداَطواری (بُرے چال چلَن) کی وجہ سے محلے اور خاندان والوں کی نگاہوں سے گر چکا تھا۔ میری جہنّم کی طرف بڑھتی ہوئی زندگی راہِ جنّت پر کچھ اس طرح گامزن ہوئی کہ خوش قسمتی سے دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش سے والد صاحب 12 دن کے مدَنی قافلے کے مسافر بن گئے۔ والد صاحب کا مدَنی قافلہ مرکز الاولیاء (لاہور) میں **جَامِعَةُ الْمَدِيْنَه** سے مُلحَق مسجد میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے رُکا۔ دورانِ مدنی قافلہ والد صاحب نے **جَامِعَةُ الْمَدِيْنَه** میں علمِ دین حاصل کرتے طلَبہ کو دیکھا سروں پر سبز سبز عمامہ شریف کی بہاریں، داڑھی شریف سے سجے چہرے اور سنّت کے مطابق سفید مدَنی لباس اِتّباعِ رسول کی عکاسی کر رہا ہے اور ایسے پیارے انداز سے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی وراثت (علمِ دین) کو حاصل کیا جا رہا ہے۔ علم وعمل کا یہ حسین اِمتِزاج دیکھ کر والد صاحب بے حد متاثر ہوئے۔ والد صاحب نے مدنی قافلے

سے گھر آکر مجھے اپنے پاس بلایا اور **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** کے اُس پرکیف منظر کے بارے میں بتاتے ہوئے اپنی کُڑھن کا یوں اظہار فرمایا: ''**کاش میرا بیٹا بھی ایسا ہوتا** جو علم کے نور سے مزیَّن ہو کر اپنی اصلاح کی کوشش کے ساتھ ساتھ ہماری بھی قبر و آخرت سنوارنے کا ذریعہ بنتا۔'' پھر درد بھرے لہجے میں انفرادی کوشش کرتے ہوئے **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں داخلے کے لئے میرا مدَنی ذہن بنانے لگے۔ میں نے والد صاحب کا دل رکھنے کے لیے ان کی خواہش پر آمادگی کا اِظہار کیا اور یوں **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں داخلہ لے لیا مگر میں گناہوں کا پاپی، فیشن کا عادی اور آوارہ دوستوں کا ہمراہی تھا نفس وشیطان بھلا اتنی آسانی سے کہاں سنّتوں بھرے ماحول میں ڈھلتا دیکھ سکتے تھے، چنانچہ میں چند ہی دنوں میں اُکتا گیا اور اس پاکیزہ ماحول کو چھوڑ کر گھر آ گیا مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ میری والدہ محترمہ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے کہ جنہوں نے مجھے یہ مدَنی ماحول چھوڑنے نہ دیا اور اپنی مسلسل انفرادی کوشش کے ذریعے مجھے دوبارہ **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** جانے پر مجبور کر دیا اور یوں بالآخر ایک بار پھر میں **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی پُرکیف فضاؤں میں جا پہنچا۔ کہتے ہیں کہ صحبت اچھی ہو یا بُری اپنا رنگ ضرور دکھاتی ہے چنانچہ نیکیوں میں سَبقت کرتے طلبہ اور فکرِ آخرت کی مدَنی سوچ دیتے اساتذہ کی صحبت نے تو میرے مردہ باطن میں ایمانی روح پھونک دی۔ میں نے داڑھی شریف سجالی اور سنّت کے مطابق

زلفیں رکھ لیں (جو تادمِ تحریر اپنی برکتیں لٹا رہی ہیں)، سر عمامہ شریف سے سبز ہو گیا، انگریزی لباس کی جگہ سنّتوں بھرا سفید مدنی لباس زیبِ تن کر لیا، فُضُولیات اور بدنگاہی کی جگہ علمِ دین کی کتابیں میرے قلب و ذہن کو منوّر کرنے لگیں۔ مجھے نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ گناہوں بھرے کاموں سے چھٹکارا بھی نصیب ہو گیا اور یوں میں نیک کاموں کی جُستجُو میں مگن ہو گیا۔ جب علم کے نور سے میرا باطن منوّر ہوا تو جہاں مجھے اپنے تمام گناہوں پر ندامت و شرمندگی کا احساس ہوا وہیں مجھے والدین کے ساتھ کی گئی زیادتیوں کا بھی مَلال ہوا، اپنے کیے کی معافی مانگی اور ان کی اطاعت کو اپنا شیوہ بنالیا۔ ساتھ ہی ان کی دست بوسی کو اپنی عادت میں شامل کر لیا۔ میرے اخلاق و کردار میں رونما ہونے والی نمایاں تبدیلیوں کو دیکھ کر سبھی گھر والے بالخصوص میرے والدین بے حد خوش ہوئے اور معاشرے کی بگڑتی حالت کو سنوارنے والی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کو دعائیں دینے لگے۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سمیت گھر کا ہر چھوٹا بڑا فرد ولیٔ کامل، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضان سے مُستَفِیض ہو رہا ہے اور سب کے سب عطّاری بن گئے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ سے فراغت کے بعد تین سال سے منصبِ تدریس پر علمِ دین کے گوہر لٹا رہا ہوں، جو سیکھا ہے وہ سکھا رہا ہوں اور ایک مسجد میں اِمامت و خطابت کے فرائض سَر انجام

دے رہا ہوں۔اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے والدین کواجرِ جزیل عطا فرمائے کہ جنہوں نے اپنی خدمت سے مُستغنی کر کے مجھے علم کی راہ پر چلایا اور وارثانِ انبیا کی صف میں لاکھڑا کیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ حفظِ قرآن کیا مگر.....

واڑے والا (تحصیل جتوئی، ضلع مظفر گڑھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مجھے قرانِ مجید حفظ کرنے کی سعادت تو نصیب ہوئی مگر بدقسمتی سے اچھا ماحول نہ ملنے کے سبب میں عاداتِ بد کا شکار ہو گیا تھا۔افسوس جو آنکھیں قرانِ مجید کے دِیدار سے منور ہوتی تھیں ان ہی سے فلمیں ڈرامے دیکھ کر بدنگاہی کے حرام کام کا اِرتکاب کیا کرتا تھا۔ بدنگاہی کی ایسی لَت پڑ چکی تھی کہ مَعَاذَ اللہ دورانِ تلاوت بھی اس جرم سے باز نہ آتا تھا۔ کرکٹ کا بھی بے حد شوقین تھا اور اپنا قیمتی وقت اکثر اس کھیل کے پیچھے گنوا دیا کرتا تھا۔جب بھی کسی ٹیم کا میچ ہوتا تو اس کے پیچھے مَعَاذَ اللہ اپنی نمازیں تک قضا کر دیتا تھا۔ میرے گناہوں کا سلسلہ جاری تھا کہ اسی دوران میرے قاری صاحب نے حفظِ قران کی تکمیل کے بعد مجھے شیر شاہ بائی پاس مدینۃُ الاولیاء

(ملتان شریف) کے صحرائے مدینہ میں قائم جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ میں داخل کروادیا جہاں میرے علمِ دین کے حصول کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ میں جب دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول میسّر آیا اور سنّتوں کے پیکر اساتذۂ کرام اور نیکی کی دعوت عام کرتے اسلامی بھائیوں کی صحبت نصیب ہوئی تو میرے کردار میں خود بخود تبدیلی آنا شروع ہوگئی۔ نیکیاں کرنے کا شوق بیدار ہوگیا اور گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کا بھی ذہن بننے لگا، پنج وقتہ نمازوں کی پابندی بھی نصیب ہوگئی اور یوں ظاہری اعمال کے ساتھ ساتھ باطنی پاکیزگی بھی میرا مقدّر بنتی چلی گئی۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ کے درجہ سادسہ (عالم کورس کے چھٹے سال) میں زیرِ تعلیم ہوں اور تعویذاتِ عطاریہ کا کورس بھی کر چکا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ بد کردار، باکردار بن گیا

ضلع پاکپتن شریف (پنجاب، پاکستان) کے علاقے نئی آبادی خیر آباد کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ مدنی ماحول میں آنے سے قبل مجھے قرآنِ مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی مگر افسوس عملی لحاظ سے میری حالت ابتر تھی۔ داڑھی شریف کٹوانا، فیشن کے طور پر ننگے سر گھومنا، کثرت سے فلمیں ڈرامے دیکھنا، والدین سے بدسُلوکی کرنا، کھیل کود میں اپنا قیمتی وقت برباد

کرنا، نماز جیسی عظیم عبادت سے غفلت برتنے کے ساتھ ساتھ دیگر برے کاموں میں مگن رہنا میں نے اپنا وتیرَہ بنا رکھا تھا۔ میرے والدین اور قاری صاحب مجھے بہت سمجھاتے مگر میرے کان پر جوں تک نہ رینگتی اور میں اپنی مستی میں مگن رہتا۔ انہی حالات میں اگر موت آجاتی تو نجانے میرا کیا بنتا؟ مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہو گیا کہ دعوتِ اسلامی کے جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ میں داخلہ لینا میرے سُدھرنے کا سبب بن گیا۔ اَساتذہ کی شفقت اور اسلامی بھائیوں کی محبت نے جہاں مجھے اس ماحول کا گرویدہ بنایا وہیں قران وحدیث کے نور نے میرے باطن کو پُرنور بنایا۔ یہ مدَنی ماحول میرے ظاہر و باطن کے لئے اِکسیر ثابت ہوا۔ چنانچہ فرض نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کی سعادت بھی حاصل ہونے لگی، والدین کی اطاعت و فرمانبرداری اور رشتہ داروں سے حسنِ سلوک میرا شیوہ بن گیا۔ سنّت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی کے ساتھ ساتھ سبز عمامہ شریف میرے حُلیے کا حصہ بن گیا۔ دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول کی برکت سے نہ صرف گھر والوں، رشتہ داروں بلکہ محلّہ والوں میں بھی ایک امتیازی مقام حاصل ہوگیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ پر اپنا خصوصی کرم فرمائے جس نے مجھ بے کار کو کار آمد بنادیا۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ کے درجہ ''دورۂ حدیث'' (یعنی عالم کورس کے آخری سال) میں زیرِ تعلیم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک

جامع مسجد میں اِمام وخطیب کی حیثیت سے دینِ متین کی خدمت کررہا ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!   صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

﴿4﴾ ایمان کی پہچان بذریعہ تمہیدِ ایمان

گاؤں بَگّا پمپ (منڈی بہاؤالدین، پنجاب، پاکستان) کے اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ میں اپنے علاقے کے ایک اسکول میں زیرِ تعلیم تھا۔ اسی دوران والد صاحب (جو ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) میں ملازمت کیا کرتے تھے) نے مجھے بھی اپنے پاس بلالیا اور وہیں ایک اسکول میں داخل کروا دیا۔ والد صاحب کو ملنے والے رہائشی کوارٹر کے نزدیک ایک مدرسہ تھا (جو کہ دراصل بدمذہبوں کا تھا)۔ والد صاحب نے لاعلمی کی بنا پر مجھے اُس مدرسے میں بھی داخل کروا دیا۔ یوں میں اسکول سے آنے کے بعد قرآن شریف پڑھنے مدرسے جانے لگا۔ پابندی سے جانے کے سبب میں نے تھوڑے ہی عرصے میں تین پارے حفظ کرلیے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میرا وہاں دل بھی لگنے لگا۔ اب میں نے اسکول کو خیر باد کہہ دیا اور قرآن شریف حفظ کرنے کے لئے مدرسے میں ہی رہائش اختیار کرلی۔ یوں میں نے کچھ ہی عرصے میں قرآن شریف تو حفظ کرلیا مگر فاتحہ خوانی اور دُرُود وسلام اَلصَّلٰوۃُ وَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ جیسے جائز اور نیک کاموں کو نہ صرف غلط کہنے لگا بلکہ انہیں شرک و بدعت سے تعبیر کرنے لگا۔ میرے اندر پیدا ہونے والی ان باتوں کے پیشِ نظر والد صاحب بہت پریشان رہتے، مجھے بہت سمجھاتے مگر میں ان کی ایک نہ مانتا بلکہ اُلٹا بحث کرنے لگتا۔ وہ بیچارے خاموش ہو جاتے۔ بہر حال جب والد صاحب واپس گاؤں آئے تو مجھے بھی ان کے ساتھ آنا پڑا۔ سبھی گھر والے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنّی صَحِیْحُ الْعَقِیْدَہ ہیں، جب مجھے بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے عقائد سے بیزار اور دورِ حاضر میں ایجاد ہونے والے گمراہ کُن نظریات میں گرفتار دیکھا تو فکر مند ہو گئے اور میری اصلاح کی تدبیر کرنے لگے۔ چنانچہ انہوں نے گاؤں کے امام صاحب (جو کہ دعوتِ اسلامی سے بے انتہا محبت کرتے تھے) سے رابطہ کیا اور میری صورتحال سے آگاہ کرکے اُن سے اِس کا حل دریافت کیا۔ امام صاحب نے مجھے دعوتِ اسلامی کے شعبے **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں داخل کروانے کا مشورہ دیا اور فرمایا: ''دعوتِ اسلامی کے جامعہ میں نہ صرف اِس کے عقائد و اعمال درست ہوں گے بلکہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی اَخلاقی تربیّت کا سامان بھی ہو جائے گا۔'' گھر والوں کو امام صاحب کی بات بہت پسند آئی چنانچہ انہوں نے مجھے **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں داخل کروانے کی تگ و دَو شروع کر دی۔ مجھے علم ہوا تو میں نے کافی مُزاحمت کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا بلکہ گھر

والوں کے بے حد اِصرار پر بادِلِ ناخواستہ مجھے داخلہ لینا ہی پڑا اور اس طرح میں جَامِعَةُ الْمَدِيْنَه کی پر بہار فضاؤں میں جا پہنچا۔ اب میں ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتا کہ جلد ہی کسی بات کا بہانہ بنا کر یہاں سے راہِ فرار اِختیار کروں مگر معلوم نہ تھا کہ میری اصلاح کا وقت اب قریب آچکا ہے اور میرے ذہن کی بدعقیدگی، اب خوش عقیدگی میں ڈھلنے والی ہے، چنانچہ جَامِعَةُ الْمَدِيْنَه میں جب عاشقانِ رسول اور مُحِبّانِ صحابہ واہلِ بیت کی صحبت مُیَسَّر آئی تو ان کی مِلنساری اور خوش اخلاقی نے میرا دِل نرم کر دیا اور اس طرح مجھے ان کے قریب آنے کا موقع ملا۔ بزرگانِ دین کی سیرت کی وہ باتیں جنہیں میں نے کتابوں میں پڑھا تھا یہاں اس کی پیروی کا عملی مظاہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس بات نے مجھے بہت متأثر کیا حالانکہ اس سے قبل میں گناہوں کا عادی تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، معاشرتی برائیوں میں مبتلا رہنا میرا مشغلہ تھا۔ مدَنی ماحول سے وابستہ طلبہ اور اساتذۂ کرام سے ملنے والے فکرِ آخرت پر مبنی مدَنی پھولوں کی بدولت گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا مدَنی ذہن ملا۔ مدَنی ماحول کی خصوصیات دیکھنے کے بعد میں اسی ماحول کا ہو کر رہ گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ میرے دل کی گرہیں آہستہ آہستہ کھلنے لگیں اور مجھے حق و باطل کا فرق سمجھ آنے لگا، مجھے مدَنی ماحول سے اُلفت ہونے لگی اور راہِ فرار کا خیال میرے دل سے اَز خود فرار ہو گیا اور یوں اس پاکیزہ مدَنی

ماحول میں میری دینی تعلیم کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ مگر ابھی تک میں مکمل طور پر شیطان کے شکنجے سے نہیں نکلا تھا، وَساوِس نے ابھی تک دِل میں ڈیرے جما رکھے تھے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے سدِّ باب کی بھی تدبیر فرمائی چنانچہ مجھے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی تصنیف کردہ کتاب ''تمہیدِ ایمان'' کے مطالعے کی سعادت نصیب ہوگئی۔ جس نے نہ صرف میرے وَساوِس کی جڑ کاٹ دی بلکہ میری آنکھیں بھی کھول دیں، بدمذہبوں کی بدمذہبیّت کھل کر میرے سامنے آگئی اور یوں میرے دل ودماغ پر چڑھا باطل خُمار بھی رفع دفع ہوگیا۔ میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے ان گمراہوں سے چھٹکارا عطا فرمایا اور اہلِ حق کا ساتھ نصیب فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحمۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ کی کتابِ لاجواب سے جہاں میرے وَساوِس کی کاٹ ہوگئی وہیں مجھے اپنے ''ایمان کی حفاظت'' کا زبردست مدَنی ذہن بھی نصیب ہوگیا، میں دل وجان سے علمِ دین کے حصول میں مشغول ہوگیا۔ تادمِ تحریر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سے مُتَّصِل **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں **تَخَصُّص فِی اللُّغَۃ** کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی مسلمان کے لئے اس کا حقیقی سرمایہ اس کا ایمان ہے جس کی حفاظت دنیوی مال ومَتاع سے بھی بڑھ کر ہونی چاہیے

کیونکہ اگر دنیوی مال ہلاک ہوا تو صرف دنیا کا معمولی خسارہ ہوگا جبکہ مَعَاذَ اللّٰہ ایمان ہی چلا گیا اور اسی پر خاتمہ بھی ہوگیا تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی بھڑکتی آگ مقدّر بن جائے گی۔ اس مدَنی بہار میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کس طرح جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ کا پاکیزہ مدَنی ماحول ان اسلامی بھائی کے ایمان کی حفاظت کا سبب بنا بلکہ کرم بالائے کرم ان کی زندگی میں سنّتوں بھرے مدَنی انقلاب کا پیش خیمہ بھی ثابت ہوا، اس سے جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ کی اہمیّت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس مدَنی بہار میں امامِ اہلسنّت رَحمۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ کی کتاب مُستطاب ''تمہیدِ ایمان'' کا بھی ذکر ہے جو ان اسلامی بھائی کے عقائد کی درستی میں مُعاوِن ثابت ہوئی۔ اس کتاب کا مطالعہ آج کے پُر آشوب دور میں بے حد ضروری ہے تاکہ سنّی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو اپنوں اور غیروں کی صحیح طور پر پہچان ہو۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکات کی بدولت بھی بے شمار لوگ اپنے ایمان کو بچانے میں کامیاب ہوئے ہیں اور یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ اسی کتاب ''تمہیدِ ایمان'' کی اہمیّت کے پیشِ نظر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے عطا کردہ مدنی انعامات میں ایک مدنی انعام اس کتاب کے متعلق بھی شامل فرمایا ہے، چنانچہ مدنی انعام نمبر 71 میں فرماتے ہیں ''کیا آپ نے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی کتب تمہیدِ ایمان وحُسامُ الحرمین نیز

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتابیں کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب اور چندے کے بارے میں سوال جواب پڑھ یا سُن لی ہیں؟'' آپ بھی نیّت فرمالیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی انعام پر جلد از جلد عمل کرلوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ سنتوں کا داعی کیسے بنا؟

جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ مصطفٰے آباد (رائے ونڈ، مرکز الاولیاء لاہور) کے درجہ رابعہ (عالم کورس کے چوتھے سال) میں زیرِ تعلیم ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ اس طرح ہے کہ **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں داخلہ لینے سے پہلے میں کئی معاشرتی برائیوں میں گھرا ہوا تھا۔ بُرے لوگوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا، اُن کے ساتھ گناہوں بھرے کاموں میں حصہ لینا، رات گئے تک گھر سے باہر رہنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، عورتوں کا پیچھا کرنا میرے معمول میں شامل تھا۔ نماز جیسی ضروری عبادت میں کوتاہی برتنا میرے لیے کوئی بڑی بات نہ تھی، الغرض میرا شمار علاقے کے اوباش لڑکوں میں ہوتا تھا۔ خوش قسمتی سے ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہوگئی، سلام ومصافحہ کے بعد انھوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے عِلم وعُلما کے فضائل بتائے اور مجھے عالم کورس (درسِ نظامی) کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے شعبے **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں

داخلہ لینے کامدَنی ذہن دیا۔ان کی اس خیر خواہی پر میرے دل میں علمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ بیدار ہو گیا بالآخر یہی شوق و جذبہ مجھے **جَامِعَةُ الْمَدِیْنَہ** کی پُر کیف فضاؤں میں لے گیا۔ یہ ایک مُسَلَّمہ حقیقت ہے کہ اچھی صحبت اچھا اور بُری صحبت بُرا اثر رکھتی ہے چنانچہ جب مجھے مدَنی ماحول میں خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے کی نعمت سے مالامال اساتذہ اور سنّتوں کے آئینہ دار طلبہ کی صحبت مُیَسَّر آئی تو رفتہ رفتہ میرے ظاہر و باطن پر چڑھی گناہوں کی سیاہی دھلنے لگی اور مجھے نیکیوں سے اُلفت ہونے لگی۔فرائض و واجبات کی پابندی نصیب ہوئی اور فحش کاموں سے چھٹکارا مل گیا۔حصولِ علمِ دین کی بدولت جہاں دیگر بے شمار برکتیں نصیب ہوئیں وہیں مجھے اپنی سابقہ زندگی پر ندامت و شرمندگی کا احساس بھی ہوا۔چنانچہ میں نے نہ صرف اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کرلی بلکہ آیندہ سنّت کے مطابق زندگی گزارنے کا تہیّہ بھی کرلیا۔اپنے ارادے پر ثابت قدم رہنے اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو کر سلسلہ عالیہ قادریہ عطاریہ میں داخل ہو گیا۔تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 12 ماہ کے مدَنی قافلے کا مسافر ہوں اور 4 سالوں میں جو علمِ دین حاصل کیا ہے اسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دردِ سر کیسے ختم ہوا؟

منڈی بہاؤ الدین (پنجاب، پاکستان) کے علاقے کالو والی کے مقیم اسلامی بھائی کے مکتوب کا خلاصہ ہے: میں تقریباً 2 برس سے شدید دردِ سر کی بیماری میں مبتلا تھا جس کے سبب مجھے کسی پل چین نہ آتا تھا۔ بہت جگہوں سے علاج معالجہ کروایا مگر کہیں سے بھی آرام نہ آیا۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ عموماً لوگوں کی جسمانی تکالیف ڈاکٹروں کی تجاویز پر عمل کرنے سے حل ہوجاتی ہے مگر میری اس بیماری سے مجھے شفا کا ملنا کسی اور ہی ذریعہ سے مقدر تھا۔ خوش قسمتی سے ایک اچھے ماحول میں پرورش پائی تھی جس کی بدولت دینی سوچ بھی دل میں موجزن تھی۔ میں اپنے اَطراف اور بالخصوص میڈیا پر دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات سے بخوبی واقف تھا اور ان کی دیکھا دیکھی میرے اندر بھی خدمتِ دین کا مقدّس جذبہ بیدار ہو چکا تھا چنانچہ اس مدَنی سوچ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے میں نے مُحَدِّثِ اَعْظَمِ پاکستان مولانا سردار احمد چشتی قادری رَحمۃُ اللّٰہِ تعَالٰی علَیْہِ کے نامِ گرامی سے منسوب شہر سردار آباد (فیصل آباد) میں قائم **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** کا رُخ کیا اور داخلہ لے کر علمِ دین کے حصول میں مشغول ہوگیا۔ ابتدائی عرصے میں میرا دردِ سر برقرار رہا۔ دورانِ تعلیم **جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ** کی مجلس کے ذمہ دار ہمارے **جَامِعَہ** میں تشریف لائے اور طلبہ کو مدَنی کاموں کی ذمہ داریوں سے نوازنے لگے۔ مجھے

بھی سردار آباد (فیصل آباد) کے صدر بازار کی جامع مسجد میں درسِ فیضانِ سنّت کی ذمہ داری دی گئی۔ مجھے تو پہلے سے ہی مدَنی کاموں کی دُھن تھی لہٰذا میں نے اس ذمہ داری کو بصد خوشی قبول کیا اور اگلے ہی روز سے وہاں درس دینا بھی شروع کر دیا۔ مزید جمعرات کو انفرادی کوشش کے ذریعے اسلامی بھائیوں کو قافلے کی صورت میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں لے کر آنے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے کی نیّت سے مدَنی کام کرنے کی بَرَکات دیکھئے میرا وہ دردِ سر جو جُزْوِ لَا یَنْفَکْ کی صورت اختیار کر چکا تھا اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سر سے ختم ہو گیا۔ مدَنی کاموں کی یہ مدَنی بہار دیکھ کر میں مدَنی کاموں میں پہلے سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگا اور یوں مجھے اپنی پریشانی سے چھٹکارا نصیب ہو گیا۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **جَامِعَةُ الْمَدِیْنَہ** میں علمِ دین حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ روزانہ عصر تا مغرب بارھویں شریف کی نسبت سے 12 درس دینے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ نیز ہمارے حلقے کی مسجد میں پہلے نمازیوں کی دو صفیں ہوا کرتی تھیں مگر اب مدنی کام کی برکت سے اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نمازیوں کی تعداد بڑھ گئی ہے اور تقریباً 7 صفیں ہو چکی ہیں نیز تقریباً 40 نمازیوں کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں لانے کی ترکیب ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ سے بے شمار اسلامی

بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے عقائد واعمال کی اصلاح کی مدَنی بہاریں تو وَقْتاً فَوَقْتاً سننے اور دیکھنے کو ملتی ہی رہتی ہیں مگر اس مدَنی بہار کے بھی کیا کہنے! علمِ دین کے حصول کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدَنی کاموں میں حصہ لینے کی برکت سے ان کا دو سال پرانا دردِ سر ختم ہو گیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا بڑا کرم ہے اور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت ہے۔ لہٰذا دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستہ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو، خصوصاً جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ میں علمِ دین حاصل کرنے والے طلبہ کو دعوتِ اسلامی کے مدَنی کاموں میں بھرپور حصہ لینا چاہیے اور اللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے تاکہ دونوں جہاں میں کامیابی مقدر بن جائے۔

دردِ سر کے تین علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی مایہ ناز تالیف فیضانِ سنّت (جلد اوّل) میں دردِ سر کے سات علاج تحریر فرمائے ہیں ان میں سے تین ملاحظہ فرمایئے: (۱) لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ (ترجمۂ کنزالایمان: نہ انہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے۔) (پ ۲۷، الواقعہ: ۱۹) یہ آیتِ کریمہ تین بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دردِ سر والے پر دم کر دیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو جائیگا۔ (ترجمہ پڑھنے کی ضرورت نہیں)

(۲) سورۃُ النّاس سات بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر سر پر دم کیجئے، اور پوچھئے، اگر ابھی دَرْد باقی ہو تو دوسری بار بھی اِسی طرح دم کیجئے۔ اگر اب بھی دَرْد ہو تو تیسری بار بھی اِسی طرح دم کیجئے۔ پورے سر کا دَرْد ہو یا آدھے سر کا کیسا ہی شدید دَرْد ہو تین بار میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جاتا رہے گا۔

(۳) پورے سر کا دَرْد ہو یا شَقِیقہ (یعنی آدھے سر کا دَرد) بعد نمازِ عَصْر سورۃُ التَّکاثُر ایک بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دم کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دَرْد میں اِفاقہ ہوگا۔

(فیضانِ سنّت، باب فیضانِ بسم اللہ، ۱/۷۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿7﴾ نفرت محبت میں بدل گئی

خوشاب (پنجاب، پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے تحریر کردہ بیان کا خلاصہ ہے کہ F.A فرسٹ ائیر تک دنیوی تعلیم حاصل کر لینے کے بعد میرا دل مزید پڑھنے سے اُکتا گیا تھا لہٰذا گھر والوں سے تعلیم جاری رکھنے کی معذرت کر لی فارغ اوقات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے ہم خیال دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرنا، سارا دن کرکٹ کے میدانوں کو آباد کیے رکھنا میرا معمول بن چکا تھا۔ نہ نماز کی فکر تھی نہ ہی دیگر نیک امور بجالانے کا کوئی ذہن۔ مدَنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی مجھے اور میرے آوارہ دوستوں کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے

اجتماع کی دعوت دینے کے لیے تشریف لاتے تو میں دوستوں کے ساتھ مل کر ان کا مذاق اُڑاتا، ان پر طرح طرح کی پھَبتِیاں کَستا اور یوں مَعَاذَ اللّٰہ اپنے اس خیر خواہ اسلامی بھائی کی دل آزاری کر کے حرام کا مرتکب ہوتا تھا۔ مگر نہ جانتا تھا کہ ایک دن میں بھی اسی مدَنی رنگ میں رنگ کر سنّتوں کا داعی بن جاؤں گا۔ چنانچہ میری زندگی میں مدَنی انقلاب کچھ اس طرح آیا کہ ایک روز ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی کی بڑے بھائی جان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھائی جان کو **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی اہمیّت و اِفادیت سے روشناس کراتے ہوئے مجھے **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں داخل کروانے کا مدَنی ذہن دیا۔ بھائی جان کو ان کی تجویز پسند آ گئی لہٰذا انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرا عالم کورس کرنے کا ذہن بنایا اور گھر والوں کو بھی مجھے عالم دین بنانے کی ترغیب دلائی۔ یوں بھائی جان کے ساتھ ساتھ گھر والوں کی بھی مجھے عالمِ دین بنانے کی خواہش پیدا ہوگئی اور ان سب کا اصرار شروع ہوگیا۔ چونکہ میں دعوتِ اسلامی والوں سے کتراتا اور ان سے دور بھاگتا تھا اور **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں داخلے کی صورت میں کھیل کود چھوٹنے اور دوستوں سے ناتا ٹوٹنے کا بھی مجھے خوف لاحق تھا لہٰذا میں اِس پر آمادہ نہ ہوا اور ٹال مٹول سے کام لینے لگا۔ مگر چونکہ بھائی جان اور گھر والے جو مجھے عالمِ باعمل، سنتوں کا پیکر بنانے کا خواب دیکھ چکے تھے ان کے آگے میری یہ پہلوتہی دیرپا ثابت نہ ہوئی اور بالآخر

مجھے ہتھیار ڈالنے پڑ گئے۔ میں نے یہ سوچ کر اپنے آپ کو منالیا کہ چلو کچھ دن جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ میں جا کر دعوتِ اسلامی کا یہ مدَنی ماحول بھی دیکھ ہی لیتے ہیں۔ چنانچہ جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ میانوالی میں میرا داخلہ ہوگیااور وہاں میری دینی تعلیم کا آغاز ہوگیا۔شروع میں مَیں بد دِل تھا مگر طلبہ اور اساتذۂ کرام کی جانب سے ملنے والے پیار، محبت اور شفقت نے میری سوچ کو مُثبت پہلو کی جانب مائل کر دیا اور میری اَجْنَبِیَّت کو اُنْسِیَّت میں تبدیل کر دیا۔ یوں میں پڑھائی کی طرف توجہ دینے لگا۔ پھر جب میں نے دینی مسائل کے ساتھ ساتھ عربی گرامر سیکھی تو بے انتہا خوشی ہوئی کیونکہ اس کے ذریعے مجھ میں قران وحدیث سمجھنے کی سوجھ بوجھ پیدا ہونے لگی تھی۔ اس کے علاوہ وضو، غسل، طہارت اور نماز، روزہ کے اَہم مسائل سے آگاہی ہوئی تو پتہ چلا کہ میں کیسی جہالت کا شکار تھا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا پاکیزہ ماحول مجھے ایسا بھایا کہ میں اسی کا ہو کر رہ گیا۔ میری نفرت مَوَدَّت میں بدل گئی اور میرے دل پر جمی شیطانیت کافور ہوگئی۔ پھر مزید شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات اور مدَنی مذاکرات سننے کی سعادت نصیب ہوئی تو میرے دل میں بھی خدمتِ دین کا مقدّس جذبہ بیدار ہوگیا یوں میں مدنی قافلوں میں سفر کرنے والا اور نیکی کی دعوت دینے والا بن گیا۔ اپنی اِصلاح کی کوشش کے ساتھ ساتھ گھر والوں، دوست اَحباب اور رشتہ داروں کی

اِصلاح کا سامان کرنے لگ گیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿8﴾ دل بدل گیا

خانیوال (پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کی مدَنی بہار کا خلاصہ ہے کہ **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں داخلہ لینے سے قبل میں اسکول میں پڑھتا تھا۔ میری حالت ناگفتہ بہ تھی، میں انتہائی شرارتی قسم کا لڑکا تھا۔ اسکول سے آنے کے بعد سارا دن کھیل کود میں گزارتا اور دوستوں کے ساتھ موج مستی میں مگن رہتا تھا۔ کسی کا کہا ماننا تو مجھے آتا ہی نہ تھا۔ کیا اساتذہ، کیا والدین سبھی مجھ سے تنگ تھے۔ اپنے کرتوتوں کے سبب کئی مرتبہ والد صاحب سے مار بھی کھا چکا تھا مگر ''نہ سُدھرے ہیں نہ سُدھریں گے قسم کھائی ہے'' کے مصداق میں پھر بھی اپنی حرکتوں سے باز نہ آتا۔ جب میں نے میٹرک کرلیا تو میرے ماموں جان جو دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے وابستہ تھے انہوں نے والد صاحب کا ذہن بنایا کہ وہ مجھے **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں داخل کروادیں۔ میری دن بدن بڑھتی شرارتوں کے پیشِ نظر والد صاحب نے ان کے مدَنی مشورے کا خیر مقدم کیا اور مجھے **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** اِشَاعَتُ الْاِسْلَام، خانیوال روڈ، مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں داخل کروادیا۔

مجھے یہاں کا ماحول اچھا لگا، اسکول کی طرح یہاں بھی اساتذہ اور دوست ملے مگر اُن سے مختلف، کیونکہ اِن کا طرزِ زندگی مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کا آئینہ دار تھا۔ وہ محبت، اُخُوَّت، ہمدردی اور رواداری جیسی عظیم اسلامی صفاتِ حَسَنہ سے مُتَّصِف تھے۔ چنانچہ یہی مدَنی ماحول میرے اندر تبدیلی کا عُنصُر بنا اور یوں میں اپنے قلب کو علمِ دین کے نور سے منوّر کرنے لگا اور اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے لگا۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دین کے مدَنی پھول سمیٹتے ہوئے دو سال کا عرصہ بیت چکا ہے نیز ذیلی حلقہ کی مشاورت میں مدَنی انعامات کے ذمہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں میں ترقی وعروج کے لئے کوشاں ہوں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿9﴾ عطائے الٰہی

چک نمبر 39s/p (پاکپتن شریف) کے مکین اسلامی بھائی کچھ یوں بیان فرماتے ہیں کہ 2004ء کی بات ہے کہ جب مقامی مدرسے میں میرا حفظِ قرآن مکمل ہوا تو عطائے الٰہی سے میرے اندر عالمِ دین بننے کا شوق بیدار ہوا۔ گھر والوں کی بھی یہی خواہش تھی لہٰذا اس سلسلے میں مختلف علمی مراکز کی معلومات

حاصل کرنے لگا مجھے کسی ایسے ادارے کی تلاش تھی جہاں حصولِ علم دین کے ساتھ ساتھ تربیّت کا بھی مؤثر نظام ہو۔ گناہوں اور فضول کاموں سے بچنے کا ذہن دیا جاتا ہو، نیک بننے اور دوسروں کو راہِ راست پر لانے کی صلاحیت پیدا کی جاتی ہو۔ میرے شب و روز اسی تجسُّس میں گزر رہے تھے کہ اسی دوران میرے دل میں علمِ دین کا شوق پیدا فرمانے والے رب عَزَّوَجَلَّ نے میری یوں رہنمائی فرمائی کہ ایک دن جب میں اپنے مدرسے میں نمازِ عشا ادا کر رہا تھا تو اسی دوران دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدَنی ماحول میرے تصور کو مہکا گیا اور علمِ دین کے لیے میری سوچ مدَنی ماحول کی جانب مَبذُول کر گیا۔ بعدِ نماز جب میں نے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدَنی ماحول کا جائزہ لیا تو دعوتِ اسلامی کی دینِ متین کی خدمات ایک ایک کر کے میری آنکھوں کے سامنے آنے لگیں۔ سنّت کے مطابق ہر وقت سر پر عمامہ شریف، بدن پر سفید لباس، ہر ایک کو نیکی کی دعوت دینا، علمِ دین پر خصوصی توجّہ دینا، دین کی نشر و اشاعت کے لیے سنّتوں بھرے اجتماعات کا اِنعقاد نیز راہِ خدا کے مدَنی قافلوں میں سفر کے ذریعے دور دراز جا کر خدمتِ دین کرنا واقعی لائقِ تحسین ہے۔ اس کے علاوہ میں نے اپنے ایک دوست سے بھی دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول میں عالم کورس کرنے کا خیال ظاہر کیا تو انھوں نے بھی میرے ارادے کو سراہا اور اُسے مزید تقویّت بخشی۔ بس میں نے اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ اب درسِ

نظامی (عالم کورس) دعوتِ اسلامی کے جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ میں ہی کروں گا۔ لٰہذا حفظِ قران کی سندِ فراغت لینے کے بعد میں نے جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ میں داخلہ لے لیا اور حصولِ علمِ دین میں مشغول ہوگیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری سوچ سے کئی گنا اچھا اور پاکیزہ ثابت ہوا جہاں مجھے اپنا مقصودِ اصلی حاصل ہوا، جہاں میری فکری صلاحیتیں اُجاگر ہوئیں اور قران وحدیث کے احکام سمجھنے کی سوجھ بوجھ پیدا ہونے لگی۔ اس سے قبل میری عاداتِ بد جن میں کرکٹ کا بے حد شوقین ہونا سرِ فہرست تھا۔ اس کے علاوہ شرارتیں کرنا، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، بدنگاہی کرنا میرے روز کے معمولات کا حصہ تھا۔ جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ میں ان کی تباہ کاریوں کا علم ہوا اور ان گناہوں سے بچنے کا مدَنی ذہن نصیب ہوا بلکہ اب اگر کوئی گناہ سرزد ہوجاتا ہے تو ندامت وشرمندگی کا احساس بیدار ہوجاتا ہے اور فوراً توبہ کی طرف ذہن مائل ہو جاتا ہے نیز کھانے، پینے، چلنے، پھرنے، اٹھنے، بیٹھنے الغرض زندگی کے ہر گوشے میں حضورِ اکرم، شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم سنّتیں ایسی موجزن ہوئی ہیں جنہوں نے میری زندگی کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تحصیلِ علمِ دین کا سلسلہ جاری ہے اور 12 ماہ کے مدَنی قافلے میں سفر کے ساتھ ساتھ ذیلی حلقہ نگران کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت کر رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گلاب کے پھول میں رکھ دو تو اُس کی **صُحبت** میں رَہ کر گلابی ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح تبلیغِ قران و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی **صُحبت** میں رہنے والا بے وَقعت **پتّھر** بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مہربانی سے **انمول ہیرا** بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پیکِ اَجَل کو **لَبَّیک** کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رَشک کرتا اور ایسی ہی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی تبلیغِ قران و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اپنے شہر میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت اور **راہِ خدا** میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کیجئے اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **مَدَنی انعامات** پر عمل کیجئے، اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہونگی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کر کے تفصیل لکھ دیجئے

جواسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** یا **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کے دیگر کُتُب و رسائل سن یا پڑھ کر، بیان کی **کیسٹ** سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی وبَین الاقوامی **اجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر **صحت ملی**، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں **رُوح قبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات وبلیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر احسان فرمایئے"**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ**" عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی۔"

نام مع ولدیت:____________ **عمر** ____ **کن سے مرید یا طالب ہیں** ____________

خط ملنے کا پتا ________________________

فون نمبر (مع کوڈ):________ **ای میل ایڈریس** ________________

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام:________ **سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ مہینہ / سال:**________ **کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا:**____ **موجودہ تنظیمی ذمہ داری** ________ **مُندرجہ بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی** وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لیے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی **بَرَکات وکرامات** کے"**ایمان افروز واقعات**" مقام وتاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر **تفصیلاً تحریر فرما دیجئے**۔

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر اللّٰہُ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اور اُس کے پیارے حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی سُنّتوں کے مُطابق پُرسکون زندگی بسر کررہے ہیں۔ خیر خواہیٔ مسلم کے مقدّس جذبہ کے تحت ہمارا مَدَنی مشورہ ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فُیُوض و بَرَکات سے مُستَفِیْد ہونے کے لیے ان سے بیعت ہوجایئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں کامیابی و سرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت و عمر لکھ کر ''مکتب مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ، عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)'' کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادریہ رضویہ عطّاریہ میں داخل کر لیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کرلیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔

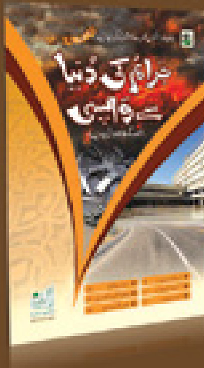


دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کی مدنی بہاریں

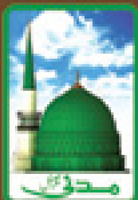
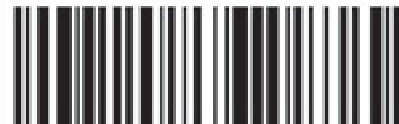
(حصہ 2)

جواری، جامعۃ المدینہ کیسے پہنچا؟

عنقریب پیش کیا جائے گا۔







MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net